حفیظ القواعد

مولف۔ پی حسین خاں — قیمت ڈیڑھ روپیہ

صفحات ۱۳۲ — سائز ۲۰×۳۰/۱۶

حفیظ القواعد ایک جدید طرز کی مفید ترین کتاب ہے۔ جس میں اردو زبان کے اہم قوانین جمع کئے گئے ہیں، اس میں اردو قواعد نویسی کی تاریخ، علم ہجا، مخارج کا بیان، علم صرف و نحو، تحلیل صرفی و ترکیب نحوی کی مثالیں، رموز اوقاف، علم عروض، علم بیان، علم بدیع، علم معانی، اصناف سخن، اقسام نثر اور مشہور محاورات و ضرب الامثال بھی ہیں، گویا کوزہ میں دریا بند کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب تعلیمی نقطۂ نظر سے ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور پری یونیورسٹی کی جماعتوں کے نصاب پر مکمل طور پر حاوی ہے اسی وجہ سے یہ قواعد آندھرا اور تلنگانہ کے سیکنڈری سکولوں میں جاری ہے اور منظورۂ آندھرا اناطے اور مدارس یونیورسٹی بھی ہے۔

اس قواعد کی ایک اور خصوصیت یہ کہ زبان انگریزی کے اصطلاحات سے مطابقت پیدا کی گئی ہے۔ الغرض اصول قواعد پر بہ لحاظ اختصار و جامعیت اور طلباء کے امتحانی مقاصد کے لئے نہایت ہی موزوں اور مفید ترین کتاب ہے۔

"لمعات ایمانی"

مرتبہ حسین خاں — قیمت ڈیڑھ روپیہ

صفحات ۹۶ — سائز ۲۰×۳۰/۱۶

اس کتاب میں انمول جواہرات کو سمیٹ کر ان کو عمدہ لڑیوں میں پرو دئے گئے ہیں۔ جس میں توحید و رسالت، عقائد و عبادت، اخلاق و عادات اور معاملات پر قرآن و حدیث اور صحابہ کرام و علمائے عظام کے زرین کلمات و اقوال کو نہایت عمدہ پیرایہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ کتاب عامیوں کیلئے خیر و برکت اور ذی علم مقررین و محررین کے لئے بھی نہایت ہی سودمند ہے

"شعاعِ نور"

مولف و مرتبہ: حسین خاں۔ قیمت 1-50

صفحات ۹۶ — سائز ۲۰×۳۰/۱۶

شعاع نور ایک بہترین شاہکار ہے موجودہ دور اور اس پریشان کن سوسائٹی کیلئے ایک زرین تحفہ ہے جو نصائح جواہرات سے بھرا پڑا ہے اس کتاب میں جو اقوال زرین جمع کئے گئے ہیں اگر انسان ان کی سعی زمائش تو زندگی میں ایک عظیم انقلاب واقع ہو سکتا ہے اور اپنی زندگیوں کو دنیا میں ایک لافانی زندگی بنا سکتے ہیں کتاب ہذا طلباء اور عوام کیلئے یکساں طور پر سودمند ہے

ملنے کا پتہ:۔ ظفر بک ڈپو۔ کاولی ضلع نیلور (اے۔ پی)

۷۸۶

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔

پہلی منزل

(مسائل کفن و دفن)

(مرتبہ)

حسین خاں

(ملنے کا پتہ)

ظفر بک ڈپو۔ کاولی۔ ضلع نیلور

قیمت ایک روپیہ پچیس ۲۵ پیسے — P; RS, 1-25

کاتب: سید منظور محی الدین کلیانوی
حیدرآباد۔ محلہ قطب عالم ۱۰۷۶ ؁

فہرست مضامین

مطبوعہ نیشنل فائن پرنٹنگ پریس چارکمان حیدرآباد (اے۔پی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی نظر

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

زیرِ نظر کتاب میں مسافرِ آخرت کی پہلی منزل کے حالات بیان کیے گئے ہیں، جس میں مسلمان کی تجہیز و تکفین سے متعلقہ نہایت ضروری مسائل کو احادیث اور فقہ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ مسائل کو آسان اور عام فہم زبان میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہ مسائل نہایت اہم ہیں اور ہر مسلمان کو ان کی احتیاج ہے۔

اس پُر آشوب دور میں دیہاتوں میں تو بکثرت ایسے مسلمان دکھائی دیتے ہیں جو اپنے آپ کو عالم کہلاتے ہیں جو درحقیقت اسلام سے ان کو کوئی واسطہ ہی نہیں۔ عام ناواقف مسلمان ان کے دام میں پھنس کر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

لہٰذا امید ہے کہ ایسے بھائیوں کی یہ صحیح رہنمائی کرے گی۔ زبان و بیان کے لحاظ سے عام فہم اور سلیس ہے تاکہ فہم مطالب میں وقت محسوس نہ ہو۔
دعا ہے کہ ہر مسلمان بھائی اور بہن اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کی نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ فقط

دعاؤں کا طالب

حسین خاں عفی عنہ

اُدے گری

۱۲ر۱۱ر۷۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی منزل

موت آنے کا بیان

جب کسی مسلمان کی جانکنی شروع ہو اور آثار موت کے اس پر ظاہر ہوں تو مستحب ہے حاضروں کو منہ اس کا قبلے کی طرف پھیر دیں اور سنت ہے کہ سیدھی کروٹ پر لٹا دیں جس طریقے سے زندگی میں سونا سنت ہے اگر چت لٹا دیں تو پاؤں اس کے قبلہ کی طرف کر دیں اور سر کے نیچے ایک پاک تکیہ رکھ کر ذرا اوپر اٹھا دیں تاکہ منہ اس کا قبلہ کی طرف ہو جائے یہ بھی جائز ہے۔ اگر اس طرح سے لٹانے میں مردے کو تکلیف زیادہ ہو تو اس کو اسی حالت میں چھوڑ دیں جس حالت پر وہ ہو (درمختار وغیرہ) اس کے اقربا یا ان مسلمانوں پر جو حاضر ہوں تلقین کرنا شہادتین کا واجب ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک شہادتین کی تلقین سے مراد یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور بعضوں کے نزدیک یہ مراد ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کے پاس بیٹھ کر کلمۂ طیبہ آواز سے پڑھ کر سنائیں تاکہ تم سے سن کر وہ بھی پڑھ لیوے لیکن اس سے یوں مت کہو کہ تو پڑھ (عامہ کتب) اس لئے کہ وہ سخت مشکل وقت ہے خدانخواستہ بہ سبب تکلیف کے انکار نہ کر دے یا منہ سے کچھ اور نکل جائے جو اس کے حق میں بہتر نہیں حاضرین اس وقت تک تلقین کرتے رہیں کہ اس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ہو جائے (عالمگیری) مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسٓ اور سورۂ رعد

پڑھنا مستحب ہے۔ اور جب روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں بند کرنا مستحب ہے اور ایک پٹی کپڑے کی اس کی ٹھوڑی کے نیچے سے ڈال کر اوپر سر کے باندھ دیں کہ منہ کھلا نہ رہے (جوہرنیرہ) اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو آنکھیں بند کرنے والا بند کرتے ہوئے یہ پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ	اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	کی ملت پر۔ اے اللہ تو اس کے کام
وَسَلَّمَ وَجْعَلِ اللّٰهُمَّ مَا	کو اس پر آسان کر اور اس کے ما بعد
خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا	کو اس پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے
خَرَجَ عَنْهُ[1]	تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا

(آخرت) اسے اس سے بہتر کر جس سے نکلا (دنیا)

اور ایک تلوار یا کچھ قدرے لوہا یا گیلی مٹی اس کے پیٹ پر رکھ دیں تا کہ پھول نہ جاوے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ چیز بھاری نہ ہو (درمختار) میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ پر رکھیں زمین کی سیل نہ پہنچے (عالمگیری) اور اس کے پاس لوبان سلگا دیں عطر گلاب وغیرہ حاضر کریں (عالمگیری) قرآن پڑھنا اس کے پاس مکروہ ہے۔ حیض و نفاس والی عورتیں اور جن پر غسل فرض ہو میت کے پاس نہ رہیں۔ اہل محلہ اور اقربا کو اس کی موت سے خبر کرنا مستحب ہے اور میت کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا مستحب ہے (جوہرہ۔ کشف الغطاء) میت کے ذمے کچھ قرض ہو تو فوراً ادا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کی روح معلق

---

[1] درمختار [2] عالمگیری۔ کشف الغطاء [3] بہار شریعت [4] بہار شریعت۔

رہتی ہے جب تک قرض ادا نہ کیا جائے۔

غسل میت

میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے۔ بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب
ساقط ہو گیا (عالمگیری) نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی تخت یا تختہ پہ
نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز
میں وہ خوشبو سلگتی ہو اسے تین بار تختے وغیرہ کے اطراف پھرائیں۔ پھر
میت کو اس پہ اس طرح لٹا دو کہ پاؤں اس کے قبلہ کی طرف اور منہ بھی
قبلے کی طرف ہو جائے۔ پہنے ہوئے کپڑے الگ کر کے ناف سے گھٹنوں تک
کسی کپڑے سے چھپا دیں کشف الغطا وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب غسل دیں تو
پہلے وہاں پردہ کریں تاکہ غاسل اور اس کے مددگاروں کے سوا اور کوئی
نہ دیکھے مردے کو استنجے کی جگہ پتھروں یا ڈھیلوں سے نجاست دور کر کے
پھر نہلانے والا کپڑا اپنے ہاتھ پہ لپیٹ کر استنجے کی جگہ دھلائے پھر اس
کپڑے کو دور کر کے ہاتھ دھو لے استنجے کی جگہ پر نگاہ بھی نہ ڈالو۔ پھر نماز
کا سا وضو کرائے۔ یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح
کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک ہاتھ دھونا اور
کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہاں اپنی انگلی پہ کوئی کپڑا یا روئی کی
پھریری لپیٹ کر اور بھگو کر دانتوں، مسوڑوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیا۔
سر اور ڈاڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو خطمی عراقی سے دھوئیں یہ نہ ہو تو
پاک صابن سے جو اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا یا بیسن وغیرہ سے جس سے

لوبان، صندل یا اگر بتی جو میسر ہو

صاف ہو جائے مل کر دھوئیں۔ پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر داہنی طرف تین
مرتبہ بیری کا پانی سر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے (یہ پہلا
غسل ہوا) میت کا تمام بدن ہاتھ سے ملے مگر ستر کی جگہ کوئی کپڑا لپیٹ کر ہاتھ کو
ملے کہ خالی ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یوں ہی کریں اور
بیری کے پتے سے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے۔
(یہ دوسرا غسل ہوا) پھر میت[1] کو ٹیک لگا کر بٹھائیں اور پیٹ کو آہستہ آہستہ نیچے
کو ملیں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں دوبارہ وضو اور غسل کی ضرورت نہیں۔ پھر آخر
میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بعد بدن کو کسی پاک
کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں (یہ تیسرا غسل ہوا) اگر سر کے بال اور داڑھی ہو تو
اس پر حنوط[2] لگائیں۔ میت کے دونوں ہتھیلیوں، تلووں، ماتھے، ناک اور
دونوں گھٹنوں پر کہ یہ اعضاء سجدے کے ہیں کافور لگائیں۔ حنوط اس کے
کفن پر بھی لگائیں۔

غسل کے مسائل

مسئلہ: ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ
سنت (عالمگیری) مسئلہ: نہاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے
ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کرے یا جو آسان ہو کریں (عالمگیری) مسئلہ: نہلانے والا

---

۱ غسال میت کی پشت کو اپنے گھٹنوں ہاتھوں وغیرہ سے ٹیک لگا کر بٹھائیں۔
۲ حنوط اس خوشبو کو کہتے ہیں کہ چند خوشبوئیں مثل عطر اور گلاب اور صندل وغیرہ کے
ایک جگہ جمع کرتے ہیں۔

با طہارت ہو۔ جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائیگا۔ بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو۔ وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیزگار ہو (عالمگیری) مسئلہ: میت کی ڈاڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھیڑنا ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کردیں ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہوا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لئے تو کفن میں رکھ دیں (درمختار۔ عالمگیری۔ ردالمحتار) مسئلہ: نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً: چہرہ چمک اٹھا یا میّت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھی مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہوگیا یا بدبو آئی یا اعضاء میں تبدیلی ہوئی تو اسے کسی سے نہ کہے (جوہرنیرہ) مسئلہ: اگر کوئی بد مذہب مرا اس کا رنگ سیاہ ہوگیا یا اور کوئی بات بری ظاہر ہوگئی تو اس کو ظاہر کرنے میں حرج نہیں تاکہ اور لوگوں کو عبرت ہو (عالمگیری) مسئلہ: نہلانے والے کے پاس خوشبو لگانا مستحب ہے (جوہرہ) مسئلہ: اگر نہلانے والے چند لوگ موجود ہوں تو نہلانے پر اُجرت لے سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے اور اگر کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اُجرت لینا جائز نہیں (عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ: جنب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں (درمختار) مسئلہ: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے

جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے۔ مثلاً، شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے ہاتھ لگایا یا بوسہ لیا یا مرتد ہو گئی اگرچہ غسل سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی اس لئے غسل نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ: عورت کو طلاق رجعی دی ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے اور طلاق بائن دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی (عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ: عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں[1] (درمختار) مسئلہ: اگر عورت مر جائے مردوں میں اور وہاں کوئی عورت دوسری نہلانے والی اس کو نہ ملے تو جو اس کا محرم[2] ہو وہ اپنے ہاتھ سے اس کا تیمم کرائے۔ اگر محرم کوئی نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اگر میت عورت ہو تو اس کی باہوں پر نظر نہ ڈالے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ:۔ ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں (درمختار۔ عالمگیری) مسئلہ: مرد کا

---

[1] عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے (بہار شریعت)

[2] محرم اس کو کہتے ہیں کہ جس سے نکاح کبھی درست نہیں جیسے باپ۔ بھائی حقیقی ماموں وغیرہ۔

سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر کو نہلانے کا طریقہ بتلادیں کہ وہ نہلائے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اسے سکھادیں کہ وہ نہلائے یوں ہی اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورتیں موجود ہیں تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا۔اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے اور وہ نہلائے (عالمگیری) مسئلہ: خنثیٰ مشکل[1] کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے۔ تیمم کرنیوالا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یوہیں خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا (عالمگیری) مسئلہ: خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورتیں بھی (بہار شریعت) مسئلہ: نہلانے کے بعد اگر ناک، کان، منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھدیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں (عالمگیری۔ درمختار وغیرہ) مسئلہ: میت کا بدن ایسا ہوگیا ہے کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہادیں (عالمگیری) مسئلہ: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے[2] (درمختار) مسئلہ: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل وکفن دیں گے

---

[1] خنثیٰ مشکل یعنی وہ کہ جس میں مرد اور عورت کے پہچاننے کی نشانیاں جمع ہوں اور غلبہ کسی جانب کا معلوم نہ ہو۔ [2] بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں (بہار شریعت)

اور جنازے کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہیے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ: مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلے میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ: میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی چھوٹے سے یہ مراد کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں (عالمگیری) اگر کوئی شخص جہاز میں مر جائے تو اس کو غسل و کفن دے کر اور نماز جنازہ پڑھ کر کچھ وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دینا چاہیے۔ مسئلہ: مسلمان کا انتقال ہوا اور اس کا باپ کافر ہے تو اسے مسلمان نہلائیں اس کے باپ کے قابو میں نہ دیں۔ کافر مسلمان ہوا اور اس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ ہے نہلا سکتی ہے مگر بلا ضرورت اس سے نہلوانا بہت برا ہے (درمختار) مسئلہ: جو بچہ مردہ ہو یا اس کے اعضا ناتمام ہوں اور ساقط ہو جائے تو اس کو بھی غسل دینا چاہیے۔ مسئلہ: میت سے غسل اتر جانے اور اس پر نماز صحیح ہونے میں نیت اور فعل شرط نہیں یہاں تک کہ مردہ اگر پانی میں ہے یا اس پر مینہ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا غسل ہو گیا مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے بہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلائیں لہذا اگر مردہ پانی میں ملا بہ نیت غسل اسے تین بار پانی میں حرکت دے دے کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سنت کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے

بری الذمہ ہو جائینگے مگر ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً: کسی کو سکھانے کی نیت سے میت کو غسل دیا واجب ساقط ہو گیا مگر غسل میت کا ثواب نہ ملے گا (درمختار ردالمحتار) مسئلہ: کافر مردے کیلئے غسل، کفن و دفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں یہ بھی جب کریں کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسے لے نہ جائے۔ ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دُور دور رہے اور مسلمان ہی اس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا ہے نہیں اور بلحاظ قرابت غسل کفن و دفن کرے تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پہ پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں نہ کفن بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں (درمختار۔ ردالمحتار)

کفن کا بیان

مسئلہ: کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے۔ مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں۔ لفافہ[۱]۔ ازار[۲]۔ قمیص[۳] اور عورت کے لئے پانچ لفافہ[۱]۔ ازار[۲]۔ قمیص[۳]۔ اوڑھنی[۴]، سینہ بند[۵]۔ کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں۔ لفافہ[۱]۔ ازار[۲]۔ اور عورت کے لئے تین۔ لفافہ[۱]۔ ازار[۲]۔ اوڑھنی[۳] یا لفافہ[۱]۔ قمیص[۲]۔ اوڑھنی[۳]۔ کفن ضرورت دونوں کے لئے یہ کہ جو میسر آئے

اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے (درمختار۔ عالمگیری)

مسئلہ: لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لئے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے چاک اور آستین۔ اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق یہ ہے کہ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیئے یعنی ڈیڑھ گز سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو (عالمگیری۔ ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ: بلاضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے (درمختار)

میت کو کفنانے کا مسنون طریقہ

مسئلہ: میت کو غسل دینے کے بعد بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے لفافہ پھر ازار پھر کفنی (اس کو دھونی دے کے خوشبو چھڑکیں) آدھی کفن میت کے سرہانے سمیٹ کر رکھ دو اور مونڈھوں کے اوپر چاک کریں۔ پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی کی چاک میں سر اس کا ڈال کر

۱۔ اگر کپڑا میسر نہ ہو تو واقر یعنی خوشبودار گھاس سے بدن چھپا کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھیں (کشف الغطا)

پہنائیں۔ ڈاڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور سجدے کے اعضاء یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور کفن کی دونوں طرفین سر اور پاؤں کی جانب باندھ دیں کہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے (عالمگیری۔ درمختار)

تنبیہ:۔ کفن دے کر میت کو چارپائی یا مسہری پر رکھکر لے جاتے وقت جو چادر اوپر سے ڈالتے ہیں، وہ کفن سے خارج ہے، لیکن عورت کے جنازے پر چادر ڈالنا بوجہ پردے کے ضروری ہے اور مرد کے جنازے پر ڈالنا ضروری نہیں، عام طور سے مرد کے کفن میں اوپر کی چادر کے علاوہ دس گز کپڑا خرچ ہوتا ہے اور عورت کے لئے اوپر کی چادر لے کر بائیس گز لگتا ہے اور بچہ کا کفن اس کے مناسب حال لیا جاوے۔

مسئلہ:۔ عورت کو اس طرح کفنائیں کہ اوّل سینہ بند بچھائیں پھر اس پر لفافہ اور اس پر ازار، ازار پر کفنی ہر ایک کو دھونی دے کر خوشبو اس پر چھڑک لیں اس کے بعد عورت کا بدن پونچھ کے حنوط اس کے سر پر اور کافور سجدے کے اعضاء پر لگائیں پھر کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی اس کے سر پہ کھلی ہوئی اڑھا کر دونوں حصے اس کے بالوں کے اوڑھنی کے دونوں طرفوں میں چھپائیں پھر بدستور ازار اور لفافہ لپیٹیں، پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر لپیٹیں پھر کنارے اور کمر کی جگہ کو باندھ دیں

تاکہ محفوظ رہے (عالمگیری - درمختار)

کفن کے مسائل

مسئلہ: کفن اچھا ہونا چاہیے مرد عیدین اور جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیئے۔ سفید کفن بہتر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ (غنیہ۔ ردالمحتار) مسئلہ: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز یعنی زندگی میں جو کپڑا پہن سکتا ہے اس کا کفن جائز اور جو زندگی میں ناجائز ہے اس کا کفن بھی ناجائز (عالمگیری) مسئلہ: خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اُسے ناجائز ہے (عالمگیری) مسئلہ: جو نابالغ حدِ شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دئے جاتے ہیں اسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور اگر لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ: پرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے (جوہرہ) مسئلہ: میّت نے اگر مال کچھ چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیئے (ردالمحتار) مسئلہ: میّت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمّے ہے جس کے ذمّے زندگی میں نفقہ تھا۔ اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہے تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے۔ اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب

گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر
اور لوگوں سے سوال کر لیں (جوہرہ ۔ درمختار) مسئلہ: عورت نے
اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت
کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط
ہو جاتا اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر
کفن واجب نہیں (عالمگیری۔ درمختار وغیرہما) مسئلہ: کفن کے لئے سوال
کر کے لائے اس میں سے کچھ بچ رہا تو اگر معلوم ہے کہ یہ فلانے نے دیا
ہے تو اسے واپس کر دیں ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف
کر دیں۔ یہ بھی نہ ہو تو تصدّق کر دیں (درمختار) مسئلہ: ایک کپڑے
میں دو مُردوں کو ملا کر کفنانا درست نہیں اگر ضرورت ہو تو پھاڑ کر
آدھے میں ایک کو لپیٹیں اور آدھے میں دوسرے کو اگرچہ سب بدن
کسی کا نہ چھپے (رسالہ تجہیز و تکفین) مسئلہ: ۔ میّت ایسی جگہ ہے کہ
...... وہاں صرف ایک شخص ہے اور اس کے پاس صرف
ایک ہی کپڑا ہے تو اس پر یہ ضروری نہیں کہ اپنے کپڑے کا کفن کر دے
(درمختار) مسئلہ: زندے کے ہاتھ پاؤں کٹ جائیں تو نہ کفنائیں بلکہ
ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دئیے جائیں۔ مسئلہ: مسلمان مردے
کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت
کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور
امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لئے
دعا کی نیّت کریں اور ان میں اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے

مقبرہ ہو تو وہاں دفن کریں ورنہ علیحدہ (ردالمختار)

جنازہ لے چلنے کا بیان

جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھتے ہوئے، اپنے گناہوں اور موت کو یاد کرتے ہوئے غمناک صورتیں بنا کر سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے چلیں۔ دنیا کی باتیں کرتے ہنستے ہوئے نہ چلیں بلکہ خاموش رہیں۔ بے ضرورت بات نہ کریں۔ جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کلمہ، درود، قرآن شریف یا کچھ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر چاہیں تو دل میں پڑھیں۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جنازے کو دیکھ کر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ صَدَقَ اللّٰہُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا" کہے گا تو اس کے کہنے کے دن سے قیامت تک ہر روز بیس نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی۔ مسئلہ:- جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا (جوہرہ) مسئلہ: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور صرف دو شخص نے جنازہ اٹھایا۔ ایک سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں (عالمگیری) جنازہ کو زمین سے اٹھاتے وقت بسم اللہ کہے مسئلہ: سنت یہ ہے کہ

یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس
قدم چلے اور پوری سنت یہ کہ مردہ کے سرہانے کے دائیں پائے کو
اپنے بائیں کندھے پر رکھے پھر داہنے پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں
پائنتی دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے
جو چالیس قدم جنازہ لے چلے۔ اس کے چالیس گناہ کبیرہ مٹا دیئے
جائینگے (جوہرہ۔ عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ: جنازہ معتدل تیزی سے
لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ چلنے والوں کو
افضل یہ ہے کہ جنازے سے پیچھے چلیں داہنے بائیں نہ چلیں اور اگر
کوئی آگے چلے تو اُسے چاہیئے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار
کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ: جنازے کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو
آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازے سے دور ہو (عالمگیری۔ صغیری)
مسئلہ: عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا ناجائز اور ممنوع ہے۔
(درمختار۔ صغیری) مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیئے
اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے (عالمگیری)۔
مسئلہ: جنازے کے ساتھ چلتے وقت خاموش رہنا چاہیئے موت
و احوال قبر کو پیش نظر رکھیں دنیا کی باتیں کرنا اور ہنسنا منع ہے۔
(صغیری۔ درمختار) مسئلہ: جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ
ہے اور رکھنے کے بعد بلا ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں
اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے

نہ ہوں یوہیں اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں ہاں جو شخص جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے اور جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کو ہو (عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ: جنازہ اٹھانے پر اُجرت لینا جائز ہے جب کہ اور اُٹھانے والے بھی موجود ہوں (عالمگیری) مسئلہ: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازے کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے (عالمگیری) مسئلہ: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیئے اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اولیاء سے اجازت کی ضرورت نہیں (عالمگیری) چھوٹے بچوں کا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتھوں سے لے جایا جا سکتا ہے۔

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوا۔ (عامۂ کتب) اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔ مسئلہ: اس کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا (عالمگیری)

ملہ بہار شریعت

مسئلہ: نمازِ جنازہ واجب ہونے کے لئے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں۔ یعنی قادر بالغ، عاقل مسلمان ہونا ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا (ردالمختار)

صحت نماز کی شرائط (۱) میت کے مسلمان ہونا (۲) اس کا پاک وصاف ہونا (۳) جنازے کا سامنے موجود ہونا۔

مسئلہ (۱): میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مرگیا۔ اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اگر باہر نکلنے سے پیشتر مرگیا تو اس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ: چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں (درمختار)

مسئلہ: جس نے خودکشی کرلی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازے کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو۔ جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے! (عالمگیری۔ درمختار وغیرہا)

مسئلہ (۲): میت کے پاک بدن ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں اسے تیمم کر دیا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں نکلی تو دھونے کی حاجت نہیں۔ اور کفن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو کوئی حرج نہیں (درمختار۔ ردالمختار)

مسئلہ: بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی اسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے لہٰذا اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائیگی (ردالمحتار)

مسئلہ (۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہو سکتی (۴) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا..... ہاتھ پر ہو مگر ہو اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی (۵) جنازہ مصلّی کے آگے قبلہ کو ہونا اگر مصلّی کے پیچھے ہوگا۔ نماز صحیح نہ ہوگی (۶) میّت کا وہ حصّہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے۔ چھپا ہونا (۷) میّت امام کے روبرو ہو یعنی اگر ایک میّت ہے تو اس کا کوئی حصّہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصّہ بدن امام کے روبرو ہونا کافی ہے۔ (ردالمحتار)

نماز جنازہ کے ارکان

مسئلہ: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہو گئی (درمختار ردالمحتار) مسئلہ: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔ (۱) تکبیر اولیٰ کے بعد اللہ عزوجل کی ثنا پڑھنا (۲) دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۳) تیسری[1] تکبیر کے بعد میّت

---

[1] شمنی وغیرہ میں لکھا ہے کہ جنازے میں کوئی دعا مقرر نہیں اسی لئے کہ دعائے معین میں رقّت قلبیہ نہیں رہتی۔

کے لئے دعا کرنا۔ اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو دعا یاد ہو سو پڑھے لیکن جو دعا کہ احادیث میں منقول ہو اس کا پڑھنا اولیٰ ہے۔

بعد دعا کے چوتھی تکبیر کہہ کر داہنی طرف منہ پھیر کر سلام کرے اور سلام میں یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ پھر ایسے ہی بائیں طرف کو۔

نماز جنازہ کا مسنون طریقہ

میت کو آگے رکھ کر امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو اور تمام لوگ جو نماز میں شریک ہوں یہ نیت کریں:۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ	نیت کرتا ہوں چار تکبیرات
تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ اَلثَّنَاءُ	نماز جنازہ ادا کرنے کی۔ تعریف
لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالدُّعَاءُ لِھٰذَا الْمَیِّتِ	اللہ کے لئے دعا اس میت کے لیے
اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا	اقتدا کی میں نے اس امام کی منہ
اِلَی الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ ط	میرا کعبہ شریف کی طرف۔

کان تک ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے اللہ اکبر کہتا ہوا حسب دستور ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔ مقتدی تکبیر آہستہ کہیں۔ امام اور مقتدی یہ ثنا پڑھیں:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ	اے اللہ تو پاک ہے اور تیری پاکی
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ	بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کے ساتھ
وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ	مبارک ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان

اور بزرگ ہے تیری تعریف اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

۱۔ فتح القدیر

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے، امام اور مقتدی درود شریف پڑھیں:—

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد کی اولاد پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی اولاد پر رحمت بھیجی۔ بیشک تو بڑی تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ!
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	برکت دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کی اولاد کو جس طرح تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی اولاد کو برکت دی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

بہتر یہی درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں۔ پھر مقتدی اور امام اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ اٹھائے پھر اپنے اور میت اور تمام مؤمنین و مؤمنات کے لئے دعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں۔ اگر احادیث میں وارد دعائیں یاد نہ ہو تو ایسی دعا ہو کہ امور آخرت سے متعلق ہو (جوہرنیرہ۔ درمختار۔ عالمگیری وغیرہا)

اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو سب یہ دعا پڑھیں:—

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا	اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو

سے رواہ احمد و ابو داؤد

وَكَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ	اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور
اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ	ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ
اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ	ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ	اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے
تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى	تو جس کو موت دے اسے ایمان
الْاِيْمَانِ ؕ	پر دے۔

اگر جنازہ مجنوں یا نابالغ لڑکے کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا	اے اللہ! تو اس کو ہمارے لئے
وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ	پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے
ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا	اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے
شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ	شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعۃ کر دے۔

اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا	الٰہی اس لڑکی کو ہمارے لئے پیش رو
وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ	بنا اور اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ
ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا	بنا اور اس کو ہمارے لئے سفارش
شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ	کرنے والی بنا اور اس کی سفارش کو قبول فرما (جوہرہ)

اگر کسی کو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لینی چاہئے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ[1]

چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر امام کے ساتھ دونوں جانب سلام پھیر دے۔ سلام میں میّت، فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیّت کرے اسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیت کرے (در مختار، رد المختار)

مسائل نماز جنازہ

تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ نہ اٹھانا (جوہرہ۔ در مختار)

بہتر ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے کہ جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری صف میں اور ایک تیسری میں (غنیہ)

- نماز جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے (در مختار)
- جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی ان سے فاسد ہو جاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے محاذی آکر کھڑی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہو گی (عالمگیری)
- مستحب یہ ہے کہ میّت کے سینے کے سامنے امام کھڑا ہو اور میّت سے دور نہ ہو میّت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نا بالغ یہ

---

[1] اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو وہی پڑھ سکتا ہے (عالمگیری)

اس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینے کے مقابل اور قریب کھڑا ہو (درمختار۔ ردالمختار)
اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی سینے کے برابر کھڑا ہووے۔

• امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے (درمختار)

• مسبوق یعنی جس کی تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے (درمختار)

• لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے (ردالمختار)

• چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہے (درمختار)
• کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرلے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب الگ الگ پڑھے تو ان میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھے اور اس کی جو اس کے بعد

سب میں افضل ہے وعلیٰ ہذالقیاس (درمختار)

• چند جنازے کی ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کو اور دوسرے کی پائنتی یا سرہانے • تیسرے کو وعلیٰ ہذالقیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو وعلیٰ ہذالقیاس اور اگر فضیلت میں برابر ہوں جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت کہ سب ایک جنس ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ[1] یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد اور غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام کے قریب رکھیں گے۔ اگرچہ نابالغ ہو اس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو (عالمگیری۔ درمختار)

• میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دیدی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو

---

[1] بالغ ہونے والی لڑکی۔

نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کر دیں (درمختار - ردالمختار)

• کنویں میں گر کر مر گیا یا اس کے اوپر مکان گر پڑا اور مردہ نہ نکالا جا سکا تو اسی جگہ اس کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جا سکا تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی کہ میت کا مصلّی کے آگے ہونا معلوم نہیں (ردالمختار)

• جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے (ردالمختار)

• نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نمازِ جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو (عالمگیری - ردالمختار)

• نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں. پھر نماز جنازہ پھر خطبہ اگر گہن کی نماز کے وقت آیا تو پہلے نماز جنازہ پھر گہن کی نماز (درمختار - جوہرہ)

• مسلمان کا بچہ زندہ پیدا ہوا لڑکا ہو یا لڑکی) یعنی اکثر حصّہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے ورنہ اسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے اس کے لئے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی پڑھی نہیں جائیگی یہاں تک سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر حصّہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی

اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک (درمختار۔ ردالمختار وغیرہما)

• بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے گا اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔ (درمختار۔ ردالمختار)

جنازے کی امامت کا بیان

مسئلہ: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو۔ امام محلّہ کا ولی پر تقدم استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کہ ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے (غنیہ۔ درمختار)

مسئلہ: ولی سے مراد میّت کے عصبہ[1] ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیاء کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ نمازِ جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پہ مقدم ہیں (درمختار۔ ردالمختار)

مسئلہ: میّت کا ولی اقرب (قریبی رشتہ دار) غائب ہے اور ولی ابعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی ابعد نماز پڑھائے۔ غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں

---

[1] ورثا کا باقی حصہ اور ان کے نہ ہونے کی صورت میں سارا حصہ لینے والے اشخاص۔

حرج ہو (رد المحتار)

مسئلہ: عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی ایسا ہی مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پہ مقدم ہے (در مختار)

مسئلہ: غلام مرگیا تو اس کا آقا بیٹے اور باپ پہ مقدم ہے۔ اگرچہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثہ آقا پر مقدم ہیں (در مختار - رد المحتار)

مسئلہ: عورتوں اور بچوں کی نماز جنازہ کی ولایت نہیں (عالمگیری)

مسئلہ: عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز نماز پڑھائے وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی ایسا ہی مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پہ مقدم ہے ہے (در مختار)

مسئلہ: غلام مرگیا تو اس کا آقا بیٹے اور باپ پہ مقدم ہے اگرچہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثہ آقا پہ مقدم (در مختار - رد المحتار)

مسئلہ: عورتوں اور بچوں کی نماز جنازہ کی ولدیت نہیں (عالمگیری)

مسئلہ: ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دیدے (در مختار)

مسئلہ: میت کے ولی اقرب ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوائے ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دور ہے کہ

اس کے آنے کا انتظار نہ کیا جا سکے اور کسی تحریر کے ذریعے سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اُسے روک دے اور ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوا دے ابعد کو منع کا اختیار نہیں (عالمگیری)

مسئلہ: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مُردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ، قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہے تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا دی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے (عالمگیری۔ درمختار)

مسئلہ: عورت مر گئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے۔ شوہر کو نہیں البتہ اگر یہ لڑکا اسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے اسے چاہیئے کہ باپ سے پڑھوائے اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کر سکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جو اور ولی ہوں ان کا حق ہے شوہر کا نہیں (جوہرہ۔ عالمگیری)

مسئلہ: اگر ولی میت کا مریض یا کسی اور عارضے سے کھڑا نہ ہو سکے اور وہی امام ہو تو بیٹھ کے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں امام بے وضو ہو گیا اور کسی کو اپنا خلیفہ کیا

تو جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ: فقط عورتیں اگر نماز جنازہ پڑھیں تو فرضیت ساقط ہو جائیگی لیکن مستحب ہے کہ وہ بے جماعت ایکبارگی الگ الگ پڑھیں اور اگر جماعت سے پڑھیں تو بھی جائز ہے۔

کن لوگوں کو غسل دینا اور نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارے گئے نہ ان کو غسل دیا جائے۔ نہ اُن کی نماز پڑھی جائے مگر جب کہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے ... بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے (۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشا دیکھ رہے تھے پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔ (۴) جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے (۵) شہر میں رات کو ہتیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے (۶) جس نے اپنے ماں یا باپ کو قصداً قتل کیا ہو اس کی بھی نماز نہیں (۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز نہیں تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو (عالمگیری) (درمختار)

۱؎ رسالہ تجہیز و تکفین

مساجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے

مسئلہ: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی (در مختار)

مسئلہ: جس نے نماز پڑھی اوپر میت کے مسجد میں پس نہیں ہے کچھ ثواب اس کو (سنن ابو داؤد و ابن ماجہ)

مسئلہ: کہا ہمارے اصحاب حنفیہ نے کہ مکروہ ہے نماز اموات پر مسجد جماعت میں (قدوری۔ تجرید)

شمس الدین ابن القیمؒ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں تحریر فرماتے ہیں کہ " نہیں تھا طریقہ مستمرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا میت پر مسجد میں۔ بلکہ آپ نماز جنازہ مسجد سے باہر پڑھتے تھے۔

قبر و دفن کا بیان

مسئلہ: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں (عالمگیری۔ رد المختار)

مسئلہ: قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو (رد المختار) اس سے مراد یہ ہے کہ لحد یا صندوق

اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔[1]

مسئلہ: قبر کے دو اقسام ہیں۔ لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میت کے رکھنے کی جگہ کھود یں اور صندوق وہ ہے جو ہندوستان میں عموماً رائج ہے (عالمگیری)

بغلی قبر لمبائی میت کے برابر اور چوڑائی نصف قد آدم اور گہرائی ایک میانہ قد کے سینے یا تمام قد کے برابر کھودی جائے لمبائی میں میت کے قد سے قدرے زیادہ کریں تو بہتر ہے تاکہ میت کو تنگی نہ ہووے پھر اس میں قبلے کی طرف کی بغل میں زمین سے لگاکر اتنی ہی لمبی اور کھودی جائے اس قدر چوڑی کہ اس میں مردہ بخوبی سما جائے اس جگہ کو لحد کہتے ہیں۔ اس میں مردے کو داہنے پہلو پر لٹادیں اور منہ اس کا قبلے کی طرف کردیں اور اس کے پیچھے ایک مٹی کا تکیہ لگادیں تاکہ منہ اس کا قبلہ کی طرف سے پلٹ نہ جائے پھر کچی اینٹیں یا لکڑیاں وغیرہ لحد کے منہ پر رکھ کر بند کردیں تو پھر اس میں مٹی ڈال کر قبر بنادیں۔

صندوقی قبر (قسم اول) اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لمبائی اور گہرائی پہلے جس قدر بتلائے ہیں کھودی جائے لیکن چوڑائی اس قدر ہو کہ اس میں دونوں لنگلوں سے لگاکر

---

[1] بہار شریعت حصہ چہارم

کچی اینٹیں چن دیں یا لکڑیاں یا تختے کھڑے کر دیں اور مردے کے بیچ اس میں کشادہ جگہ رہے صندوقی قبر میں لحد نہیں کرتے ہیں پھر مردے کو اس میں رکھیں بعد اس کے ان کچی اینٹوں پر کہ چنی گئی ہیں، تختوں یا لکڑیوں پر کہ کھڑی کی گئی ہیں الغرض جو کچھ کہ ان میں سے عمل میں آیا ہو اس پر اور تختے، لکڑیاں یا اینٹیں رکھ کے چھت بنا دیں مگر اس طرح سے کہ مردے سے جدا رہے پھر اس پر مٹی ڈال کے پوری قبر بنا دیں۔

صندوقی قبر (قسم دوم)

اس طور سے کھودی جائے کہ پہلے ایک ہاتھ گہری مردے کے قد کے برابر یا قدرے لمبی کھود کر اس کے دونوں طرف بغلوں کے ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر بیچ میں اتنی ہی لمبی اور اس قدر چوڑی کہ مردہ اس میں بخوبی سما جائے اور کھودی جائے اس کو بھی ہندوستان میں لحد کہتے ہیں۔ یہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو یا سینے تک اس صورت میں بھی اول صورت کی سی لحد نہ کریں یہ دونوں قسمیں صندوقی کہلاتی ہیں پھر اسی میں مردے کو لا کر رکھیں پھر تختے، لکڑیاں یا اینٹیں جس جگہ جو ایک بالشت زمین چھوڑی تھی اس جگہ پر رکھ کر چھت بنائیں پھر اس پر مٹی ڈال کر قبر بنائیں۔ عرب میں بھی اس زمانہ میں یہی اخیر قسم کی قبر مروج ہے۔

تدفین کے مسائل

• قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے (در مختار)

• میت کو کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن

کریں یہ مکروہ ہے مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مصارف اس میں سے لئے جائیں جو میت نے مال چھوڑا ہے (عالمگیری۔ درمختار وغیرہما)

• اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں اور دائیں بائیں خام اینٹیں لگا دیں اور اوپر کہگل کر دیں الغرض یہ کہ اندر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو دھول بچھا دینا سنت ہے۔

(صغیری۔ ردالمحتار)

• قبر کے اس حصے میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے (عالمگیری وغیرہ)

• قبر میں اترنے والے دو تین آدمی جو مناسب ہوں کوئی تعداد[1] اس میں خاص نہیں اور بہتر یہ کہ قوی، نیک و امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں (عالمگیری کشف الغطا)

• جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے لائیں (درمختار وغیرہ)

---

[1] کشف الغطا میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار شخصوں نے اتارا حضرت علیؓ حضرت عباسؓ اور ان کے دونوں بیٹے فضلؓ اور حبیبؓ نے

• عورت کا جنازہ اُتارنے والے محارم ہوں یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ دار۔ یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں (عالمگیری)

• میّت کو قبر میں اُتارتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔
بسم اللہ کہے وَفِي سَبِيلِ اللہ بھی آیا ہے (عالمگیری۔ ردالمختار)

• میت کو داہنی کروٹ پہ لٹائیں اور اس کا منہ قبلے کو کریں اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں یونہیں اگر بائیں کروٹ پہ رکھا یا جدھر سرہانہ ہونا چاہیئے ادھر پاؤں کئے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں (عالمگیری۔ درمختار ردالمختار)

• قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں (جوہرہ)

• قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے۔ تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔
(درمختار۔ ردالمختار)

• تختے رکھنا عورت کی قبر پہ سر کی طرف سے مستحب ہے اور مرد کی قبر پہ پاؤں کی طرف سے۔

• عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت

نہ چھپائیں البتہ مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے عورت کا جنازہ بھی ڈھنکا رہے (جوہرہ ۔ درمختار)

● تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کے طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ[1] دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ[2] تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى[3] کہیں۔

باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈا اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔

(جوہرہ، عالمگیری)

● قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت سے اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ (عالمگیری)

● مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقر کا اوّل و آخر پڑھیں۔ سرہانے الٓمّٓ سے مفلحون تک اور پائنتی اٰمن الرسول سے ختم سورت تک پڑھیں (جوہرہ)

● رات میں میّت کا دفن کرنا مکروہ نہیں ہے لیکن دن میں

---

[1] اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا ۱۲

[2] اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے ۱۲

[3] اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے ۱۲

بہتر ہے۔

• دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن اور میت کے لیے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔
(جوہرہ وغیرہا)

• دفن کرنے کے بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہے اس طرح سے کہ پہلے سرہانے سے پائنتی تک قبلے کی جانب تین بار چھڑکا جائے پھر اسی طور دوسری جانب کو (رسالہ تجہیز و تکفین)

• منہ دکھانا قبر میں میت کا جائز ہے۔[۱]

• میت کے سینے اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے (درمختار۔ غنیہ عن التاتارخانیہ)

• یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں اور سینے پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ

---

[۱] یعنی اہل میت کو میت کا منہ دیکھنا قبر میں جائز ہے۔ کشف الغطا میں بھی ہے کہ میت کے منہ پر نظر کرنا جائز ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ میت کو قبر دکھلا دو تاکہ وحشت نہ ہو۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے الٹا سمجھ گئے ہیں ۱۲

تو جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ: فقط عورتیں اگر نماز جنازہ کی پڑھ لیں تو فرضیت ساقط ہو جائیگی لیکن مستحب ہے کہ وہ بے جماعت ایکبارگی الگ الگ پڑھیں اور اگر جماعت سے پڑھیں تو بھی جائز ہے۔

کن لوگوں کو غسل دینا اور نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے (۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارے گئے نہ ان کو غسل دیا جائے۔ نہ ان کی نماز پڑھی جائے مگر جب کہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے ... بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے (۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشا دیکھ رہے تھے، پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔ (۴) جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے (۵) شہر میں رات کو ہتیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے (۶) جس نے اپنے ماں یا باپ کو قصدًا قتل کیا ہو اس کی بھی نماز نہیں (۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز نہیں تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو (عالمگیری، درمختار)

ملہ رسالہ تجہیز و تکفین

گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے (بہار شریعت)

- اگر میت کی چارپائی ناپاک زمین پر ہو مگر چارپائی پاک ہو تو نماز جنازے کی بے اختلاف درست ہے اور جو چارپائی ناپاک ہو تو اس میں اختلاف ہے اگر مصلی کے پاؤں کے نیچے کی جگہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیاں نکال لے اور پر کھڑا ہو کے نماز جنازے کی پڑھے تو درست ہے۔
- کوئی مر جائے تو اس کے اقربا کو چاہیئے کہ اگر ہو سکے تو سو[1] آدمیوں تک جنازے کے لئے جمع کریں حدیث میں آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازے کی نماز پڑھیں اور وہ سب مردے کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے (رسالہ تجہیز و تکفین)
- اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں (جوہرہ۔ درمختار)
- علماء و سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔ (درمختار۔ ردالمختار)
- ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلاضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے

---

[1] سو آدمی کی روایت حضرت عائشہؓ سے ہے اور حضرت عباسؓ کی روایت میں آیا ہے کہ جس کے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں بشرطیکہ کسی نے شرک خدا کے ساتھ نہ کیا ہو اور وہ شفاعت میت کی کریں تو خدا ان کی شفاعت قبول کرتا ہے

آ ڈ دیں اور کفن آگے ہو کون پیچھے یہ اوپر مذکور ہے (عالمگیری)

• جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھکر سمندر میں ڈبو دیں (غنیہ - ردالمختار)

• کسی شہر یا گاؤں میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ وہاں رہتا نہ ہو بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جا میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھالے جائیں تو اکثر علماء نے منع فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً نقل کرنا ممنوع ہے سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہونگی (عالمگیری)

• دوسرے کی زمین میں بلا اجازت مالک دفن کر دیا تو مالک کو اختیار ہے۔ خواہ وہ اولیائے میت سے کہے اپنا مردہ نکال لو یا زمین برابر کر کے اس میں کھیتی کرے یونہی وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کئے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ نکلوا سکتا ہے۔

(عالمگیری - ردالمختار)

وقفی قبرستان میں کسی نے قبر تیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودوانے والا مردہ کو نہیں نکلوا سکتا جو خرچ ہوا ہے لے لے (عالمگیری - ردمختار)

• کسی عورت کو کسی وارث نے زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے۔ کسی کا کچھ مال قبر میں گر گیا مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک ہی درہم ہو (عالمگیری۔ ردالمختار)

• اگر مردہ گل سڑ جائے تو پھر اس قبر میں مُردوں کو دفن کرنا یا اس جگہ کھیتی کرنی یا عمارت بنانی جائز ہے (عالمگیری)

• اپنے لئے کفن تیار رکھے تو حرج نہیں اور قبر کھدوانا بے معنی ہے۔ کیا معلوم کہاں مریگا۔ (درمختار)

• قبر پہ پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا (ردالمختار)

• دفن کرنا میت کو اس گھر میں کہ جس میں مرا ہو مکروہ ہے اس لئے کہ یہ خاص نبیوں کے لیے ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین (رسالہ تجہیز وتکفین)

• عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہوئی ہے۔ بچہ کاٹ کر نکالنا جائز ہے۔ (عالمگیری۔ درمختار)

• حاملہ عورت مر گئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پہ قبر کھودنی جائز نہیں (عالمگیری)

شہید کا بیان

اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل، بالغ، طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا۔

شہادت کی دو قسمیں ہیں (۱) شہادت کاملہ (۲) شہادت ناقصہ

۱۔ شہادت کاملہ یہ ہے کہ انسان ایثار و فداکاری اور رضائے الٰہی کے جذبے کے تحت حق و حرّیت کی راہ میں اپنی جان قربان کر دے اصطلاح شرع میں وہ جاں سپار مسلمان، عاقل اور بالغ ہے جو بحالت طہارت کسی کافر یا رہزن یا دشمن سے ظلماً مارا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے یا پانی میں ڈبو کر جان لی ہو یا اور کسی طریقے سے ظلماً مارا گیا ہو شہید کامل ہے شہید کامل کو بغیر غسل و کفن کے ویسے ہی خون آلود کپڑوں سمیت نماز جنازہ کی پڑھ کر دفن کر دیں۔ ہاں اگر اس کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ لگی ہو تو اس کو دھو دیا جائے اور جو چیز کہ قابل کفن کے نہ ہو اس کو بھی اس کے بدن سے علیحدہ کر دیا جائے۔ مثلاً: پوستین، زرہ، موزے، ہتھیار وغیرہ اگر کفن مسنون[۱] پورا نہ ہو تو اس کی مقدار پوری کر دی جائے اگر زیادہ ہوں تو کم کر دیں تاکہ

۱۔ مرد کے لئے تین کپڑے اور عورت کے لئے پانچ کپڑے۔

موافق کفن مسنون کے ہو جائیں۔ یہ احکام اس شہید کے لئے ہے جو میدان جنگ میں زخمی ہونے کے بعد زندگی سے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکا ہو نہ کچھ کلام کر سکا ہو نہ کھا سکا ہو اور نہ علاج و معالجہ کرنا ممکن ہو نیز زخمی ہونے کے بعد ایک نماز کے پورے وقت تک زندہ نہ رہا ہو

جہاد میں مقتول ہونے کے علاوہ

جن کو ثوابِ شہادت ملتا ہے

ایک حدیث میں ہے اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔

۱۔ طاعون سے مرا
۲۔ ڈوب کر مرا
۳۔ ذات الجنب میں مرا
۴۔ پیٹ کی بیماری میں مرا
۵۔ جل کر مرا
۶۔ دیوار گر کر مرا
۷۔ عورت کے بچہ پیدا ہونے یا کنوارے پن میں مر جائے شہید ہے۔
(امام مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۸۔ مسافرت کی موت شہادت ہے (ابن ماجہ)

۲۔ <u>شہادت ناقصہ</u> جن صورتوں میں شہادت ناقصہ کا مرتبہ ملتا ہے وہ یہ ہیں:۔

۱۔ سل کی بیماری میں مرا
۲۔ سواری سے گر کر مرا
۳۔ بخار میں مرا
۴۔ مال
۵۔ جان
۶۔ اہل

۷۔ کسی کے حق کے بچانے میں قتل کیا گیا ۸۔ عشق میں مرا (بشرطیکہ پاک دامن ہو اور چھپایا ہو)

۹۔ کسی درندے نے پھاڑ کھایا ۱۰۔ بادشاہ نے ظلماً قید کیا

۱۱۔ مارا یا مر گیا ۱۲۔ کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا

۱۳۔ علم دین کی طلب میں مرا ۱۴۔ موذن کہ طلب ثواب کے لیے اذان کہتا ہوا مرا۔

(۱۵) تاجر راست گو (۱۶) جسے سمندر میں متلی اور قے آئی

(۱۷) جو اپنے بال بچوں کے لئے سعی کرے ان میں امر الٰہی قائم کرے اور انہیں حلال کھلائے۔

(۱۸) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

۱۹۔ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور وتر کو سفر اور حضر میں کہیں ترک نہ کرے۔

۲۰۔ فسادِ اُمت کے وقت سنت پر عمل کرنے والا۔

۲۱۔ جو مرض میں لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ چالیس بار کہے اور اسی مرض میں مر جائے۔ اور اگر اچھا ہو گیا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

۲۲۔ کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔

۲۳۔ جو ہر رات میں سورہ یٰسین شریف پڑھے۔

۲۴۔ جو باطہارت سویا اور مر گیا۔

۲۵- جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے۔
۲۶- جو سچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔
۲۷- جو جمعہ کے دن مرے۔
۲۸- جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لیے شام تک استغفار کریں۔ اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا جو شام کو کہے۔ صبح تک کے لیے یہی بات ہے۔ (امام جلال الدین سیوطیؒ)

شہید کے مسائل

• نابالغ اور مجنوں کو غسل دیا جائے اگرچہ وہ کسی طرح قتل کیے گئے جنب اور حیض و نفاس والی عورت خواہ ابھی حیض و نفاس میں ہو یا ختم ہو گیا مگر ابھی غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے (ردالمختار)

• جنب ہونا یوں معلوم ہو گا کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس عورت نے بتایا (جوہرہ)

• جب نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو تو غسل دیا جائے گا مثلاً لاٹھی سے مارا یا قتل خطا کہ نشانہ پہ مارا تھا مگر کسی آدمی کو لگا اور مر گیا یا کوئی شخص ننگی تلوار لیے سو گیا اور سوتے میں کسی آدمی پر وہ تلوار گر پڑی وہ مر گیا یا کسی شہر یا گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں۔ ان سب صورتوں میں غسل دیں گے اور اگر مقتول

شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ اسلحہ سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے تو غسل نہ دیا جائے گا اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا یوہیں اگر جنگل میں ملا اور معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے (ردالمحتار وغیرہ)

• اگر قتل بطور ظلم نہ ہو بلکہ قصاص یا حد تعزیر میں قتل کیا گیا یا درندے نے مار ڈالا تو غسل دیں گے (درمختار)

• جنگ میں کوئی شخص گھائل ہوا مگر اس کے بعد دنیا سے متمتع ہوا۔ مثلاً کھایا، یا پیا، سویا، یا علاج کیا۔ اگرچہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا بشرطیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو یا وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اسے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ ہی میں انتقال ہوا یا کسی دنیاوی بات کی وصیت کی یا بیع کی یا کچھ خریدا یا بہت سی باتیں کیں تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے بشرطیکہ یہ امور جہاد ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اثنائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل نہ دیں گے اور اگر وصیت آخرت کے متعلق ہو یا دو ایک بات بولا۔ اگرچہ لڑائی کے بعد تو شہید ہے۔ غسل نہ دیں گے اور اگر لڑائی میں قتل نہیں کیا گیا بلکہ ظلماً تو ان چیزوں میں سے اگر کوئی پائی گئی غسل دیں گے ورنہ نہیں (درمختار۔ ردالمحتار)

• معرکہ میں مردہ ملا اور اس پہ قتل کا کوئی نشان نہیں یا اس کی ناک، پاخانہ، یا پیشاب کی جگہ سے خون نکلا ہے یا حلق سے بستہ خون (جما ہوا) نکلا یا دشمن کے خوف سے مرگیا تو غسل دیا جائے (درمختار)

• اپنی جان، مال یا کسی مسلمان کو بچانے میں لڑا اور مارا گیا شہید ہے، لوہے، پتھر، یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔ (عالمگیری)

• شہید کے بدن پر جو چیزیں از قسم کفن نہ ہوں اُتار لی جائیں مثلاً: پوستین، زرد، ٹوپی خود، ہتھیار، روئی کا کردا، اگر کفن مسنون میں کچھ کمی واقع ہو تو اضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اُتارا جائے، اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوستین اور روئی کا کپڑا نہ اُتاریں۔ شہید کے سب کپڑے اُتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے (عالمگیری۔ ردالمختار وغیرہما)

• جیسے اور مُردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں۔ شہید کا خون نہ دھویا جائے خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھو ڈالیں (عالمگیری وغیرہ)

• شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے (عامۂ کتب)

• دشمن پہ وار کیا۔ ضرب اس پر نہ پڑی بلکہ خود پہ پڑی اور مرگیا۔ عنداللہ شہید ہے۔ مگر غسل دیں اور نماز پڑھیں (جوہرہ)

سوگ و تعزیت کا بیان

۱۔ سوگ

• تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے (حدیث)

• آواز سے رونا منع ہے، آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بکا فرمایا (جوہرہ)

• جو منہ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں (بخاری و مسلم)

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سر منڈائے نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے میں اس سے بری ہوں (مسلم)

• فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے جو مرتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کونچتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا تھا (ترمذی)

• سوگ کے لیئے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے (عالمگیری)

• نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے یونہی واویلا وامصیبا کہہ کے چلانا (جوہرہ وغیرہ)

• جس مسلمان مرد یا عورت پہ کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کرکے إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس پہ نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اس دن کہ مصیبت پہنچی تھی (احمد۔ بیہقی)

۲۔ تعزیت

• تعزیت مسنون ہے، جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پہ تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا (ابن ماجہ)

• تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا۔ مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے۔ وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں (جوہرہ۔ ردالمحتار)

• دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں ورنہ ان کی تسلی کے لئے دفن سے پیشتر ہی کرے (جوہرہ)

• مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے تعزیت فرمائی ہے۔ لِلّٰہِ مَا أَخَذَ وَأَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے (عالمگیری وغیرہ)

● میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں، مکان کے دروازے پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بری بات ہے (عالمگیری۔ درمختار)

● تعزیت کے لئے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور روتی پیٹتی نوحہ کرتی ہیں انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے (کشف الغطا)

● قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے (ردالمختار)

● جو ایک بار تعزیت کر کے آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لئے جانا مکروہ ہے (درمختار)

اہل مصیبت کو طعام بھیجنے کا بیان

● میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لئے اس دن اور رات کے لیے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انہیں اصرار کر کے کھلائیں (ردالمختار)

● میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہیں کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا کھلانا منع ہے (کشف الغطا)

● صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ (عالمگیری)

● جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا ان کے لیے

کھانا تیار کرنا ناجائز ہے (رد المحتار)

• میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقراء کو کھلائیں تو بہتر ہے (فتح القدیر)

ایصال ثواب

مستحب ہے کہ ولی میت کا اول شب کو کچھ تصدق موافق اپنے مقدور کے کرے اگر محتاج و تنگدست ہوں تو ضرورت نہیں۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مردہ پر پہلی رات سے زیادہ اور کوئی سخت رات نہیں آتی سو تم اپنے مردوں پر خیرات کرکے رحم کرو۔ دو رکعت[1] نفل نماز پڑھ کے اس کا ثواب مردے کی روح کو بخشے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کو بخش دے گا۔ اس نماز کی ہر رکعت میں بعد الحمد کے دس دس بار آیۃ الکرسی اور سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے۔ الغرض مردے کو کچھ پڑھ کر ثواب پہنچانا یا کھانا کھلا کر ثواب بخشنا بہرحال مستحسن فعل ہے بشرطیکہ حدود شریعت سے تجاوز نہ کی جائے۔

زیارت القبور

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں منع

---

[1] اس کو نماز ہول کہتے ہیں۔

فرما دیا تھا اور اس ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ زیارتِ قبور کے متعلق مشرکین میں بعض غلط رواج تھے۔ احتمال تھا کہ کہیں مسلمان بھی ان بیہودہ رسم و رواج میں مبتلا نہ ہو جائیں جب یہ احتمال جاتا رہا اور حضورؐ نے دیکھا کہ اسلام لوگوں کے دلوں میں جڑ پکڑ گیا تو پھر آپ نے زیارت قبور کی اجازت دیدی۔ اس لئے کہ اس سے غافل و مدہوش انسان کا دل نرم ہوتا ہے، موت یاد آتی ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ دنیا فانی ہے مجھے توشۂ آخرت جمع کرنے کا بھی فکر و اہتمام کرنا چاہیئے۔

مسئلہ: زیارت قبور مستحب ہے ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ، جمعرات، ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے (ردالمختار)

مسئلہ: عورتوں کو قبروں کی زیارت ممنوع ہے بوڑھیوں کے لئے حرج نہیں (ردالمختار)

مسئلہ: عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر تعظیم میں حد سے گزر جائینگی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں (فتاوی رضویہ)

طریقہ زیارت قبور جب کوئی شخص قبروں کی زیارت کو جائے تو پائنتی کی جانب سے جاکر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ میت کے لئے باعث تکلیف ہے

یعنی میّت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے۔ اور یہ دعا پڑھنی چاہیے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلِ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبُّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَدْخِلْ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ مِنْکَ رَوْحًا وَّ رَیْحَانًا وَّ مِنَّا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا۔

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلے سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلے پر بیٹھ سکتا تھا (ردالمختار)

اگر اتنی لمبی دعا یاد نہ ہو سکے تو صرف یہ پڑھ لے :۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

یعنی سلام ہو تم پر اے مومن قوم کے گھر والو! اگر خدا نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملیں گے۔

مسئلہ : قبرستان میں جائے تو سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اور سورۂ بقرہ (الٓمّٓ سے مفلحون تک) اور آیۃ الکرسی اور اٰمن الرسول آخر سورۂ تک، سورۂ یٰسٓ، تبارک الذی، الھکم التکاثر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ) بارہ، گیارہ، سات یا تین بار پڑھے اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے۔

حدیث میں ہے جو گیارہ بار قل ہو اللہ پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے تو مُردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔

(درمختار ۔ ردالمحتار)

مسئلہ: نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردہ کو پہنچایا تو انشاء اللہ تعالیٰ پہنچے گا (فتاویٰ رضویہ)

ضروری ہدایات: — ابن ہمامؒ کہتے ہیں کہ قبروں پر بیٹھنا اور ان کو روندنا منع ہے۔ قبر سے تکیہ لگا کر بیٹھنا بھی منع ہے۔ قبر کھودنے کی غرض سے دوسری قبروں پر پاؤں رکھ کر کام کیا جا سکتا ہے۔ قبر کے نزدیک سونا مکروہ ہے اور قبر کے پاس استنجا کرنا بھی مکروہ ہے۔ مردے کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا بھی مکروہ ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر تو یہ ہے کہ آگ پر بیٹھ جائے۔ نیز قبرستان میں فضول بکواس کرنا بیفائدہ دنیوی کلام کرنا، حقہ پینا، چلّانا، پکارنا، ہنسنا، ٹھٹھے مارنا، کھانا پینا، لین دین اور خرید و فروخت کرنا ناجائز ہیں ان سے احتراز کرنا چاہیئے۔

وصیّت کرنے کا بیان

وصیت کرنی مستحب ہے۔ مرنے والے کو مرنے سے قبل اختیار ہے کہ اپنا ثلث مال کسی کو یہ کہہ کر دیدے کہ میرے مرنے کے بعد تم اتنا مال لینا اس کے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل کیا جائے گا۔ عزیز و اقارب دوست اور اجنبی سب کو وصیت کرنی صحیح ہے۔ اگر میت کا بچہ حالت حمل میں ہو تو اس کے لئے وصیت کرنی بھی صحیح ہے۔ لیکن وصیت کا اجرار

اس وقت مکمل سمجھا جائیگا۔ جس وقت وہ شخص جس کے لئے مال کی وصیت کی ہے وہ اسے قبول بھی کرلے۔ اگر قبول کرنے سے قبل یہ شخص خود ہی مرگیا تو اب اس کے وارثوں کو میت کا وصیت کردہ مال نہ دیا جائیگا۔ مثلاً: زید نے مرتے وقت وصیت کی کہ عمرو کو اتنا مال دیدینا اور عمرو قبول کرلے سے پہلے مرگیا تو اب عمرو کے وارثوں کو یہ مال نہیں مل سکتا۔

میت کو اختیار ہے کہ اپنی وصیت سے قولاً یا فعلاً رجوع کرلے مثلاً یہ کہدے کہ میں نے پہلے وصیت کی تھی اس کو حالت زندگی میں فروخت کردیا۔ یا کسی اور کو ہبہ کردیا تو ان سب صورتوں میں وصیت کا اجراء نہ کیا جائے گا۔ مذکورہ ذیل اشخاص وصیت نہیں کرسکتے۔

(۱) وہ مقروض جس کا مال قرض کی رقم سے زائد نہ ہو۔

(۲) بچہ

(۳) مکاتب غلام

(۴) مجنون آدمی

اگر یہ لوگ وصیت کریں گے تو اس پر عمل نہ کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص حالت زندگی میں ساری وصیت کرکے انکار کردے اور کہدے کہ میں نے وصیت نہیں کی تو یہ انکار معتبر نہیں۔ ہاں وصیت سے انکار کرنا اور وصیت کو فسخ کردینا معتبر ہے

(شرح وقایہ۔ شامی)

فضائل و نوافل شب معراج

فضائل

• ستائیسویں رجب کی شب کو عبادت کرنے والوں کے نامۂ اعمال میں سَو برس کے حسنات لکھے جاتے ہیں۔

• شب معراج میں ستر ہزار فرشتے نور سے بھرے ہوئے طباق لے کر آسمان سے زمین پر آتے ہیں اور ہر گھر میں گھس کر جو بیدار ہوتا ہے اس پر انھیں ڈال دیتے ہیں (راحت القلوب)

• جو شخص رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(غنیۃ الطالبین)

نوافل

۱۔ بارہ رکعت نفل نماز چھ سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) کے سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ) پانچ بار پڑھے۔

۲۔ چھ رکعت نفل نماز تین سلام سے ادا کرے (اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص ساتؔ بار پڑھے۔ بعد ختم نماز پچاس بار درود شریف پڑھ کر دعا مانگے۔

۳۔ دو رکعت نفل، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فیل اور دوسری رکعت میں سورۂ لِایلاف ایک ایک بار پڑھے۔

۴۔ سَو رکعت نفل، پچاس سلام سے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے بعد ختم نماز سَو مرتبہ درود شریف پڑھ کر

سر بسجود اللہ تعالےٰ سے حاجت طلب کرے انشاء اللہ بر آئے گی۔

فضائل و نوافل شب برات

فضائل

• اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے۔ (کلام پاک)

• اِس رات میں سال کا ہر پیدا ہونے والا اور ہر مرنے والا آدمی لکھا جاتا ہے۔ لوگوں کے اعمال اللہ کے دربار میں پیش ہوتے ہیں اور ان کے رزق اُتارے جاتے ہیں (بیہقی)

• شعبان کے نِصف ماہ کی رات میں تم اٹھو، بلاشبہ وہ مبارک رات ہے اور دن (یعنی پندرھویں شعبان) کو روزہ رکھو (ابن ماجہ)

• جو کوئی پندرھویں شعبان کو روزہ رکھے پس اس کو آگ کبھی مس نہ کریگی (آثار سعید)

• شعبان کے نصف ماہ کی رات میں تم اُٹھو۔ بلاشبہ وہ مبارک رات ہے اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ حق تعالیٰ اس رات میں غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دُنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ اس وقت کوئی استغفار کرنے والا ہے جس کو میں بخش دوں اور کوئی مجھ سے رزق کی درخواست کرنے والا ہے جس کو میں رزق دوں اور کوئی مبتلائے بلا ہے جس کو میں صحت دوں اور نہ آیا کوئی سوال کرنے والا ہے جس کو میں عطا کروں، یہاں تک کہ فجر نکل آتی ہے (ابن ماجہ)

نوافل

۱- عشاء سے پہلے آٹھ رکعت نفل نماز چار سلام سے ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے۔

۲- چار رکعت نفل نماز ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیں گے (آثار سعید)

۳- دو رکعت نفل نماز ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیت الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار بعد سلام کے درود شریف ۱۰۰ بار پڑھے۔ رزق میں وسعت، غم سے نجات اور اور گناہوں سے مغفرت ہوگی۔

۴- چودہ رکعت نفل نماز سات سلام سے ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ جو سورۃ چاہے پڑھے بعد سلام ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگے قبول ہوگی (فضائل شہور صیام)

۵- صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے سے اگلے اور پچھلے دانستہ و نادانستہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

فضائل و نوافل شبِ قدر

فضائل

- شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (سورۂ قدر)
- جو کوئی شخص شب قدر میں ایمان اور طلب اجر کی نیت سے قیام (عبادت) کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

• یہ مہینہ (رمضان) جو تمہارے پاس آیا ہے اس میں ایک ایسی رات (بھی) ہے) جو ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جو اس سے محروم رہا وہ گویا پورے خیر (بھلائی) سے محروم رہا۔ اور محروم نہیں رہتا اس کے خیر سے مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم (ہی) ہے (ابن ماجہ)

• تلاش کرو شبِ قدر کو رمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں (یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، اور ۲۹) (بخاری)

• حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شب قدر میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھے ہر مصیبت سے نجات ملے ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرینگے (غنیۃ الطالبین۔ نزہتہ المجالس۔ فضائل الشہور)

• حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر شب قدر کا مجھے علم ہو جائے تو ارشاد فرمایئے کہ میں کیا دعا مانگوں؟ حضور نے ارشاد فرمایا:۔ دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ (ترمذی)

نوافل

۱۔ دو رکعت نفل نماز بہ نیت شب قدر پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اسے شب قدر کا ثواب نصیب ہوگا اور اللہ اس کے روزے قبول کرے گا۔ (غنیۃ الطالبین۔ فضائل الشہور)

۲۔ دو رکعت نفل نماز شبِ قدر پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور سلام کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۷۰ ستّر بار پڑھے۔ تو وہ جائے نماز سے اُٹھنے بھی نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی اور اس کے والدین کی مغفرت و بخشش فرما دے گا۔

۳۔ چار رکعت نفل نماز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ قدر اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ۔ بکثرت پڑھے جو دعا مانگے قبول ہو گی۔

۴۔ چار رکعت نفل نماز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار سورۂ تکاثر اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس پر موت کی سختی آسان ہو گی، عذاب قبر اُٹھ جائے گا۔ جنت میں ایسے چار ستون ملیں گے کہ ہر ستون پر ایک ہزار عظیم الشان محلات ہوں گے۔

۵۔ چار رکعت نفل نماز ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ قدر اور ستائیس ۲۷ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے گویا ابھی شکم مادر سے پیدا ہوا ہے اور جنت میں اُسے ہزار محلات مرحمت ہوں گے۔

۶۔ شب قدر کی نماز تین اقسام پر ہے کم از کم دو ۲ رکعت درمیانی ایک سو رکعت اور زیادہ سے زیادہ ایک ہزار رکعت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین ۳ بار پڑھے اور سلام کے بعد بارگاہ رسالت ؐ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرے (حضرت امام ابو اللیث علیہ الرحمۃ)

ان مبارک راتوں میں نماز صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی شخص یہ نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ، نئے و پرانے، عمداً و سہواً چھوٹے و بڑے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ یہ نماز عام دنوں میں زوال کے بعد اور ظہر سے قبل ادا کرنا چاہیئے اور خاص ایام و راتوں میں جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ یہ نماز روزانہ یا ہر آٹھویں روز یا سال میں ایک مرتبہ ورنہ کم از کم تمام عمر میں ایک دفعہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔

طریقۂ ادائیگی نماز صلوٰۃ التسبیح

چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھیں، اول ثنا پڑھ کے پھر پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ملانے کے بعد دس بار رکوع میں بعد تسبیح دس بار، قومہ میں دس بار، سجدۂ اوّل میں دس بار، جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدے میں دس بار پڑھیں اسی طرح چاروں رکعت میں یہی تسبیح پڑھ کر نماز پوری کریں۔ یہ یاد رہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سے قبل پندرہ بار پھر دس دس بار پڑھنی چاہیئے (مشکوٰۃ۔ عالمگیری۔ شامی)

نیز پہلی میں سورۂ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دوسری میں وَالْعَصْرِ تیسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھیں (غایۃ الاوطار) اگر یہ سورتیں کسی کو یاد نہ ہوں تو جو سورۃ بھی یاد ہو پڑھیں اور احقر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تمت بالخیر

اوقات نماز و تعداد رکعت معہ تفصیل

نشان سلسلہ	وقت	سنت مؤکدہ فرض سے پہلے	فرض	واجب	سنت مؤکدہ فرض کے بعد	نفل	سنت غیر مؤکدہ	وقت کی صراحت
۱	فجر	۲ رکعت	۲ رکعت	-	-	-	-	فجر کا وقت صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے کے قبل تک رہتا ہے۔
۲	ظہر	۴ رکعت	۴ رکعت	-	۲ رکعت	۲ رکعت	-	زوال کے بعد یعنی ۱۲ بجے سے چار بجے تک یعنی سایہ دوگنا ہونے تک
۳	عصر	-	۴ رکعت	-	-	-	فرض سے پہلے ۴ رکعت	سایہ دوگنا ہونے کے بعد سے غروب آفتاب کے قبل تک رہتا ہے۔
۴	مغرب	-	۳ رکعت	-	۲ رکعت	۲ رکعت	-	غروب آفتاب کے بعد سے شفق سفید غائب ہونے تک رہتا ہے
۵	عشاء	-	۴ رکعت	۳ وتر	۲ رکعت	۲ رکعت	-	شفق سفید غائب ہونے کے بعد سے پہلے صبح صادق تک رہتا ہے۔

نوٹ: — صبح طلوع آفتاب - غروب آفتاب اور زوال آفتاب (یعنی ٹھیک ۱۲ بجے دن کے) کے وقت نماز پڑھنا سجدہ کرنا منع ہے۔